بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۲۲ ربیع الاوّل ۱۳۹۰ھ - ۲۹ ہجرت ۱۳۴۹ ہش - ۲۹ مئی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۲۲

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں پھر کہتا ہُوں کہ خدا تعالیٰ کو خُوش کرنے کی فکر کرو

اگر خدا تعالیٰ مہربان ہو جاوے تو ساری دُنیا مہربان ہو جاتی ہے

"مَیں پھر کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کی فکر کرو۔ کیونکہ اگر خدا تعالیٰ مہربان ہو جاوے تو ساری دُنیا مہربان ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ ناراض ہو تو پھر کوئی بھی کام نہیں آسکتا۔ جب اس کا غضب آگیا تو دُنیا میں کوئی مہربان نہ رہے گا خواہ کیسا ہی مکر و فریب کرے، تسبیحیں ڈالے، بھگوے اور سبز کپڑے پہنے، مگر دُنیا اس کو حقیر ہی سمجھے گی۔ اگر چند روز دُنیا دھوکا کھا بھی لے تو بھی آخر اس کی قلعی کُھل جائے گی اور اس کا مکر و فریب ظاہر ہو جائے گا۔ لیکن جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے دُنیا اُس کی کتنی ہی مخالفت کرے وہ اپنی مخالفت اور منصوبوں میں کامیاب نہ ہوگی۔ اس کو گالیاں دے، لعنتیں بھیجے لیکن ایک وقت آجائے گا کہ وہی دُنیا اس کی طرف رجوع کرے گی اور اس کی سچائی کا اعتراف اسے کرنا پڑے گا۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ جس کا ہو جاتا ہے دُنیا بھی اس کی ہو جاتی ہے۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتے ہیں ابتداءً اہلِ دُنیا اُن کے دشمن ہو جاتے ہیں اور اُسے قسم قسم کی تکلیفیں دیتے اور اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ کوئی پیغمبر اور مرسل نہیں آیا جس نے دُکھ نہ اُٹھایا ہو۔ مکّار، فریبی، دکان دار اس کا نام نہ رکھا ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ کروڑہا بندوں نے اس پر ہر قسم کے تیر چلانے چاہے۔ پتّھر مارے۔ گالیاں دیں۔ انہوں نے کسی بات کی پروا نہیں کی۔ کوئی امر اُن کی راہ میں روک نہیں ہو سکا۔ وہ دُنیا کو خدا تعالیٰ کی کلام سناتے رہے اور وہ پیغام جو لے کر آئے تھے اس کے پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان تکلیفوں اور ایذا رسانیوں نے جو نادان دُنیا داروں کی طرف سے پہنچیں ان کو سُست نہ کیا بلکہ وہ اَور تیز قدم ہوتے۔ یہانتک کہ وہ زمانہ آگیا کہ اللہ تعالیٰ نے وہ مشکلات ان پر آسان کر دیں اور مخالفوں کو سمجھ آنے لگی اور پھر وہی مخالف دُنیا ان کے قدموں پر آگری اور اُن کی راستبازی اور سچائی کا اعتراف ہونے لگا۔ دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں وہ جب چاہتا ہے بدل دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷)

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۸ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

● راولپنڈی ۲۷ ہجرت (بذریعہ ٹیلیفون) محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے اور زخم بھی ٹھیک ہو رہا ہے لیکن فرق بہت آہستہ آہستہ پڑ رہا ہے۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت والی عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین اللھم آمین۔

● ربوہ ۔ ۲۷ مئی ۱۹۷۰ء (مطابق ۲۷ ہجرت ۱۳۴۹ ہجری شمسی) کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیرِ اہتمام یوم خلافت کے موقع پر بہت وسیع پیمانہ پر ایک جلسۂ عام منعقد ہُوا جس میں اہلِ ربوہ نے ولولۂ عشق اور محبت و عقیدت اور خلافت کے ساتھ گہری وابستگی کے جذبہ سے سرشار ہو کر بہت کثیر تعداد میں شرکت کی۔

جلسہ کا آغاز محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی زیرِ صدارت تلاوتِ قرآنِ مجید سے ہُوا جو مکرم حافظ محمد صدیق صاحب قریشی نے کی۔ بعدہٗ مکرم سید محمد احسن صاحب نے کلامِ محمود میں سے سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نظم ع "عہد شکنی نہ کرو اہلِ وفا ہو جاؤ" خوش الحانی سے پڑھ کر سُنائی۔ تلاوت اور نظم کے بعد علی الترتیب محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے "جماعتِ احمدیہ میں قیامِ خلافت" کے موضوع پر اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے "استحکامِ خلافت اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر ٹھوس، پُرمغز اور بہت ایمان افروز تقاریر فرما کر خلافت کی اہمیت اس کی عظیم الشان برکات اور ان برکات سے متمتع ہونے اور متمتع ہوتے چلے جانے کے سلسلہ میں احباب جماعت کی ذمہ داریوں پر بہت پُراثر انداز میں روشنی ڈالی۔ احباب نے بہت ذوق و شوق کے عالم میں ان تقاریر کو گہری دلچسپی، توجہ اور انہماک سے سُنا۔ تقاریر کے دوران فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر۔ حضرت خاتم الانبیاء زندہ باد، اسلام زندہ باد، احمدیت زندہ باد، خلافتِ احمدیہ زندہ باد کے پُرجوش نعروں سے گونج اُٹھتی رہی۔ تقاریر کے درمیانی وقفوں میں اور ان کے بعد بعض احباب نے خلافت کی اہمیت پر نظمیں خوش الحانی سے پڑھ کر احباب کو محظوظ کیا۔ آخر میں صدرِ جلسہ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے بھی حاضرین سے خطاب فرما کر استحکامِ خلافت کے سلسلہ میں احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ تقریر کے اختتام پر آپ نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ نعرہ ہائے تکبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہُوا۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹۔ ہجرت ۱۳۴۹ہش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا انتباہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے لندن میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اگر انسان نے اسلام نہ قبول کیا تو جس مادہ پرستی کی روش پر وہ جا رہا ہے دنیا کی تباہی کا خطرہ لگا رہے گا اور بہت ممکن ہے کہ ایسا روز جلد ہی آ جائے آپ نے فرمایا:۔

"حضور ایدہ اللہ نے پریس کانفرنس میں دنیا کے مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے قرآنی آیات کی روشنی میں پیشگوئی کے طور پر فرمایا کہ آئندہ ۲۳ سال کے اندر اندر دنیا میں ایک انقلاب رونما ہونے والا ہے۔ جب یہ انقلاب رونما ہو گا تو یہ دُنیا یکسر بدل جائے گی۔ اپنی نئی حالت میں دنیا پہلے سے مختلف ہو گی لیکن ہو گی بہت بہتر۔ اس خوش آئند انقلاب کی پیش خبری کے ساتھ ہی حضور نے نہایت زور دار الفاظ میں انتباہ فرمایا کہ اگر اِس عرصہ میں انسان نے خدائے واحد کی طرف رجوع نہ کیا تو پھر اِس انقلاب سے پہلے اِس دنیا کو ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ یہ تباہی اِس قدر ہولناک اور ہمہ گیر ہو گی کہ یوں محسوس ہو گا کہ کرّۂ ارض سے زندگی ہی نابود ہو کر رہ گئی ہے۔ حضور نے فرمایا اِس تباہی سے بچنے کے لئے مادہ پرستی اور اس میں استغراق سے دامن بچاتے ہوئے خدائے واحد و یگانہ کو پہچاننا، اس کی ہستی پر ایمان لانا اور اس کی جناب میں جُھکنا ضروری ہے۔ حضور نے فرمایا مادہ پرستی اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے جملہ مسائل کا حل ایک ہی ہے اور وہ ہے اسلامی تعلیم کی روشنی میں دلوں کی تبدیلی"

(الفضل ۲۲۔ ہجرت ۱۳۴۹ ہش صفحہ اوّل)

آپ نے اپنے پہلے سفر یورپ میں بھی یہی انتباہ فرمایا تھا۔ آج دنیا میں جو حالات ہیں ان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مادہ پرستی کے نشہ میں دنیا تمام اخلاقی اقدار سے مبرّا ہوتی چلی جا رہی ہے خاص کر نئی نسل۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ہر ملک میں سوسائٹی کے تمام بندھن توڑنے کو ہی آزادی سمجھ رہے ہیں اور ہر ملک کے ذمہ دارانِ نظم و نسق سخت پریشان ہیں۔ یورپ میں خاص طور پر نوجوانوں میں نشہ بازی کا مرض بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ چنانچہ خبر ہے کہ ایک لڑکی اپنے مرد دوست سے جیل میں ملاقات کے لئے گئی تو اس نے مُنہ چومنے کے بہانے نشہ کی گولیاں مجرم کے مُنہ میں ڈال دیں۔ پکڑی گئی اور اس پر مقدمہ چل رہا ہے۔ اس ایک واقعہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ آجکل کا نوجوان نشہ بازی کا کس قدر رسیا ہو چکا ہے۔

اس کی وجہ سوا مادہ پرستانہ ذہنیت کی بڑھتی ہوئی رو کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے۔ نوجوان ہوں یا بچّے۔ ادھیڑ عمر کے ہوں یا بوڑھے جب اخلاقی اقدار باقی نہ رہیں تو نفسِ امّارہ جس کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ وہ برائی کی طرف رُجحان رکھتا ہے شیطان بن کر حملہ آور ہوتا ہے۔

حدیث الرّسول صلے اللہ علیہ وسلم

مسیح موعودؑ کی بعثت

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ نَزَلَتْ عَلَیْہِ سُوْرَۃُ الْجُمُعَۃِ فَلَمَّا قَرَأَ وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ قَالَ رَجُلٌ مَّنْ ھٰؤُلَآءِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَلَمْ یُرَاجِعْہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی سَاَلَہٗ مَرَّۃً اَوْ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِیْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ عَلٰی سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رِجَالٌ مِّنْ ھٰؤُلَآءِ۔

(بخاری کتاب التفسیر سورہ جمعہ ص ۷۲۷ ج ۲۔ مسلم ص ۱۷۰ ج ۲-۲)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ جب آپؐ نے اس کی آیت وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ یعنی "کچھ بعد میں آنے والے لوگ بھی ان صحابہ میں شامل ہوں گے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے" پڑھی تو ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہؓ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ حضورؐ نے اس سوال کا جواب نہ دیا۔ اس آدمی نے تین دفعہ یہی سوال دُہرایا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ ہم میں بیٹھے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ ان کے کندھے پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ جائے یعنی زمین سے اُٹھ جائے تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے یعنی آخرین سے مراد ابنائے فارس ہیں جن میں سے مسیح موعود ہوں گے اور ان پر ایمان لانے والے صحابہؓ کا درجہ پائیں گے۔

"الغرض سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یورپ کو دوسری مرتبہ انتباہ کیا ہے کہ اگر انسان نے جلد از جلد اسلامی اخلاق کی طرف رجوع نہ کیا تو جو تباہی دنیا پر آنے والی ہے اس سے بچنا ناممکن ہے۔ (باقی)

قوموں کی اصلاح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"!

روزنامہ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی نوجوانوں کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ نوجوانوں کو اس کے مطالعہ کی عادت ڈالئے اور قوموں کی اصلاح کا سامان کیجیئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

سطر ۲۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

• سیرالیون کے قائم مقام گورنر جنرل اور وزیر اعظم سے ملاقات!

• دعوتِ استقبالیہ میں وزرائے مملکت، ممبرانِ پارلیمنٹ، یونیورسٹی کے پروفیسروں اور متعدد ممالک کے سفارتی نمائندوں کی شرکت!

• حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اہم ارشادات!

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔اے اپنی تازہ رپورٹ مرسلہ از فری ٹاؤن (سیرالیون) میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام بھجوائی ہے تحریر فرماتے ہیں:۔

فری ٹاؤن (سیرالیون) ۸ مئی ۷۰ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فری ٹاؤن میں ورودِ مسعود کا ذکر کر چکا ہوں۔ آج صبح دس بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہز ایکسی لنسی مسٹر His Excellency Mr. Banja Tejan Sie بن جاتی جان سی ایکٹنگ گورنر جنرل سیرالیون سے ملاقات تھی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ، مکرم و محترم مولوی محمد صدیق صاحب پیراماؤنٹ چیف مسٹر گمانگا، مکرم محمد نذیر احمد صاحب، مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ اور عاجز راقم حضور پُرنور کے ہمراہ تھے مکرم مولوی عبدالکریم صاحب بھی ساتھ تھے۔

ہز ایکسی لنسی ایکٹنگ گورنر جنرل صاحب سے ملاقات سٹیٹ ہاؤس میں ہوئی۔ حضور کی کار پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔ راستے میں پولیس کے سپاہی اور افسر جہاں جہاں بھی ملے سب نے Attention ہو کر سلیوٹ کیا۔ عزت مآب گورنر جنرل صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بڑھ کر خیر مقدم کیا اور کہا کہ حضور کی سیرالیون میں تشریف آوری اہل سیرالیون کے لئے ایک نیک فال ہے اور ان کے لئے نہایت خوشی اور مسرت کا باعث ہے۔

"It is a blessing your comming here!"

آپ کی سیرالیون میں تشریف آوری رحمت کا نشان ہے۔

پھر پوچھا کہ کیا حضور کا یہ سفر پُرلطف رہا؟ حضور نے فرمایا سفر بہت دلچسپ رہا۔ اور میں نے اس سے بہت لطف اٹھایا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا یہ میرا پہلا "وزٹ" Visit ہے۔ یہاں آکر معلوم ہوا ہے کہ یہاں کے لوگ کتنے دوست مزاج (Friendly) ہیں۔ پہلے بھی سنا تھا کہ بہت اچھے ہیں لیکن دیکھنے اور سننے میں بہت فرق ہوتا ہے۔

عزت مآب ایکٹنگ گورنر جنرل صاحب نے بتایا کہ ہز ایکسی لنسی چوہدری محمد ظفر اللہ خان پریذیڈنٹ عالمی عدالتِ انصاف کا ارشاد مجھے ملا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ آپ سیرالیون تشریف لا رہے ہیں آپ کے آرام کا پورا خیال رکھوں۔ پیراماؤنٹ چیف گمانگا جو ایک مخلص اور فدائی احمدی ہیں کی ایکٹنگ گورنر جنرل صاحب نے بہت تعریف کی اور کہا کہ جماعت احمدیہ سیرالیون میں بہت قابلِ تعریف کام کر رہی ہے۔ آپ کے سکول ہیں جو آپ نے یہاں جاری فرمائے ہوئے ہیں بہت قابلِ تعریف کام ہو رہا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ حکومت قوم کیلئے بمنزلہ باپ ہوتی ہے اس کا فرض ہے کہ بچوں کے مفاد کا خیال رکھے۔ نئی نسل کا حق ہے کہ اسے اچھی تعلیم دی جائے اور اس کی ذہنی صلاحیتیں اجاگر کی جائیں۔ فرمایا۔ یہاں بہت سے (پاکستانی) نوجوان خدمت میں مصروف ہیں۔ ان میں سے بہت سے ہمارے شاگرد ہیں جب ہم پرنسپل ہوا کرتے تھے۔

عزت مآب ایکٹنگ گورنر جنرل صاحب نے پوچھا کہ اب تو آپ پر کام کا بہت بوجھ ہوگا؟ فرمایا۔ دیگر مصروفیات کے علاوہ صرف خطوط کی اوسط جن کو میں پڑھتا ہوں تین سو سے ایک ہزار تک روزانہ کی ہے بعض دفعہ ساری ساری رات احباب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ پہلے آٹھ گھنٹے روزانہ سوتا تھا اب صرف اڑھائی گھنٹے نیند کی اوسط ہے۔ اللہ تعالیٰ طاقت دے دیتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ بحیثیت جماعت ہم کسی سیاسی پارٹی سے تعلق نہیں رکھتے۔ ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل صاحب نے دریافت کیا کہ آپ کا اسلامک سوشلزم کے متعلق کیا خیال ہے؟ حضور نے اسلام کے سوشل اور اقتصادی نظام پر تفصیل سے روشنی ڈالی جس کا ملخص یہ ہے کہ سماجی لحاظ سے اسلام سب انسانوں کو انسان سمجھتا اور انہیں انسان ہونے کے لحاظ سے یکساں فضیلت اور برتری کے مقام پر فائز کرتا ہے۔ بلا امتیاز رنگ و نسل، غربت و امارت، مذہب و ملت سب کی عزتِ نفس کی حفاظت فرماتا ہے۔

اقتصادی نظام اسلام کا کمیونسٹ نظام سے مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا کہ کمیونزم تو صرف ہر شخص کو اس کی ضروریات مہیا کرنے کا وعدہ کرتا ہے لیکن ضروریات کی تعریف نہیں کرتا۔ اسلام کہتا ہے کہ ہر شخص کو اس کی تمام جسمانی، ذہنی، اخلاقی، روحانی صلاحیتوں کی پوری نشو و نما کا پورا حق حاصل ہے۔ یہ اس پر احسان نہیں بلکہ اس کا حق ہے۔ اور اسلام یہ حکومت پر پابندی لگاتا ہے کہ وہ اس حق کی حفاظت کرے اور ایسے ذرائع مہیا کرے جس سے ہر فرد کی تمام صلاحیتوں کی پوری نشو و نما ہو۔ اس پر گورنر جنرل صاحب نے بے اختیار ہو کر کہا۔ میں نے پہلے اس انداز سے نہ کبھی خود سوچا نہ کسی اور نے اس انداز سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی۔ اب آپ [illegible] تو یقین آ گیا اور کہا:۔

"It is a nice expose of the Islamic stand-point."

یہ اسلامی نقطۂ نگاہ کی بہت اچھی تشریح ہے۔

پھر سیرالیون میں طبّی مراکز قائم کرنے کے متعلق گفتگو ہوئی۔ حضور نے فرمایا یہ کام قربانی اور ایثار کے بغیر انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔ میں اگر پانچ ہزار روپے تنخواہ لینے والے سے کہوں کہ وہ اتنی تنخواہ چھوڑ کر پانچ سو روپے ماہوار پر خدمتِ خلق کے لئے اپنے آپ کو پیش کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انشراحِ صدر کے ساتھ میری آواز پر لبیک کہے گا۔ یہ ملاقات پچیس منٹ تک جاری رہی۔

اس کے بعد وزیر اعظم ڈاکٹر سیاکا۔ پی۔ سٹیونز Dr. Siaka. P. Stevens سے ملاقات تھی۔ صدرِ مملکت ہز ایکسی لنسی بن جاتی جان سی نے خود وزیر اعظم کو فون کیا کہ حضور اب ان سے ملاقات کے لئے روانہ ہونے والے ہیں۔

رخصت ہوتے وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستانی گھریلو صنعت کا ایک خوبصورت نمونہ بطور تحفہ دیا۔ جس کی صدرِ مملکت نے بہت تعریف فرمائی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہ کی طرف سے قرآن مجید انگریزی مع تفسیری نوٹس تحفتاً دیا گیا جسے صدرِ مملکت نے کھڑے ہو کر ادب سے قبول فرمایا اور تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔

وزیر اعظم سے ملاقات

اس کے بعد حضور کی وزیر اعظم سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی اس امر کا اعتراف کیا کہ تحریکِ احمدیت سیرالیون کے لئے بہت قابلِ تعریف کام کر رہی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم تو بحیثیت مسلمان کے یہ خدمت خالصتاً خدمتِ خلق کے جذبے سے کر رہے ہیں۔ ہم اپنے آپ کو شکریے کا ہرگز حقدار نہیں سمجھتے۔ اور نہ ہی ہم کوئی دنیوی معاوضہ مانگتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو احمدی ڈاکٹر یہاں دیہات میں جا کر ہر طرح خدمت کے لئے تیار ہیں۔ وزیر اعظم نے کہا کہ اگر ایسا کر سکیں تو ہم ممنون ہوں گے۔

حضور نے فرمایا کہ میں نے گیمبیا کے صدرِ مملکت اور وزیر اعظم سر جوارا سے بھی کہا تھا اور آپ سے بھی کہتا ہوں کہ آپ ہمارے پاس گیسٹ سکالرز یعنی مہمان طالب علم بھجوائیں۔ ان کا پاکستان میں خرچ ہم خود برداشت کریں گے۔ حضور نے فرمایا اب وقت آ گیا ہے کہ بنی نوع انسان ایک

خاندان کی طرح رہنا سیکھے۔ وزیر اعظم صاحب نے حضور کے ان ارشادات پر ممنونیت کا اظہار کیا۔ رخصت ہوتے وقت ان کو بھی پاکستانی دستکاری کا ایک خوبصورت نمونہ تحفتاً پیش کیا۔ جسے وزیر اعظم صاحب نے بے حد پسند کیا۔ اور تعریف کی۔ دونوں ملاقاتوں پر پریس کے نمائندے موجود رہے۔ اس موقع پر سرکاری اور پریس فوٹوگرافرز اور مکرم مولوی عبد الکریم صاحب نے فوٹو لئے۔ وزیر اعظم صاحب کے ساتھ گروپ فوٹو بھی ہوئی۔

عربی نظم اور حضرت مسیح موعودؑ کا نعتیہ قصیدہ

پونے بارہ بجے حضور واپس قیامگاہ پر پہنچے۔ نیچے ڈرائنگ روم میں سید حسن محمد ابراہیم صاحب (لبنانی) نے عرض کی کہ حضور کی تشریف آوری کی تقریب پر ایک عربی نظم لکھی ہے۔ سنانے کی اجازت دی جائے۔ حضور ڈرائنگ روم ہی میں بیٹھ گئے۔ اور احباب بھی حاضر تھے۔ حسن صاحب نے سوز و درد اور محبت و عشق سے لبریز عربی قصیدہ پڑھا اور ایسے دل گداز انداز میں سنایا کہ سننے والوں پر وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ حسن صاحب کے کلام کے بعد حضور نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی کلام خود پڑھ کر سنایا اور پھر مکرم مولوی عزیز الرحمٰن خالد صاحب سے ارشاد فرمایا کہ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جائے۔ حضور نے خود اپنے دست مبارک سے بعض اشعار پر نشان لگائے۔ مکرم مولوی صاحب نے قصیدہ نعتیہ پڑھ کر سنایا۔ ممدوح سید ولدِ آدم محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، مدح کرنے والے آپ کے بروز کامل مہدی علیہ السلام ہوں اور سننے والا آپ کا جانشین ہو تو سماں کیوں نہ بندھتا۔ در و دیوار گلی والے کی توصیف سے جھوم اٹھے۔ اللّٰھم صلِّ علیٰ محمد وعلیٰ آلہ وسلم انک حمیدٌ مجیدٌ۔

دوپہر کے کھانے کے بعد دو بجے حضور مشن ہاؤس میں نماز ظہر اور عصر ادا کرنے کے لئے تشریف لے گئے۔ مشن ہاؤس نہایت صاف ستھرے علاقے میں جہاں شرفاء رہتے ہیں بنایا گیا ہے۔ اونچی کرسی پر خوبصورت عمارت ہے۔ سامنے وسیع میدان ہے۔ چار دیواری بھی ہے۔ حضور نے فرمایا یہاں پھول لگائیں۔ مشن ہاؤس سے ادائیگی نماز کے بعد حضور تین بجے شام ... تشریف لے آئے۔

دعوتِ استقبالیہ میں شرکت

شام کو ساڑھے پانچ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعوتِ استقبالیہ میں شرکت فرمائی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، محترم مولانا محمد صدیق صاحب امیر مقامی، سیرالیون کے مبلغین کرام، احمدیہ کالجوں کے پرنسپل محمد نذیر احمد صاحب، چوہدری انور حسن صاحب، مبارک نذیر صاحب، بشیر اختر صاحب، اسلم کانگریس کے پرنسپل مظفر اختر صاحب، مقامی جماعت کے عہدہ داران، الحاج بونگے جنرل سیکرٹری جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون اور افرادِ قافلہ حضور کے ہمراہ تھے۔ غیر از جماعت دوست جو شامل ہوئے ان میں سے چند ایک کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:-

آنریبل سی پی فورے Foray وزیر خارجہ سیرالیون۔ آنریبل ایس آئی کروما Karoma وزیر زراعت و قدرتی وسائل۔ آنریبل پیراماؤنٹ چیف این۔ کے۔ گومنگا ممبر پارلیمنٹ۔ آنریبل پیراماؤنٹ چیف بائی فرماتاس Bai Faramatas ممبر پارلیمنٹ۔ آنریبل پیراماؤنٹ چیف بائی کمپا دم Compa دم۔ ڈاکٹر ایس سنگھ پروفیسر فورا بے یونیورسٹی۔ ریورنڈ گلاسویل Glasvel پروفیسر فورا بے یونیورسٹی۔ ریورنڈ جیسپر پروفیسر فورا بے کالج۔ مسٹر ڈی کے ڈے Deigh پرنسپل ایجوکیشن آفیسر سیرالیون۔ امام میڈنگو Medingo۔ امام ٹمنی Temni۔ امام سوسو Suso۔ امام لمبا Limba۔ امام لوکو Lokko۔ امام فوراہ بے Forahbay۔ امام Foullah۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل سفراء اور غیر ملکی وزیر موجود تھے:-

ہز ایکسی لنسی سفیر فرانس۔ ہز ایکسی لنسی وزیر لبنان۔ عزت مآب ہائی کمشنر آف نائیجیریا۔ عزت مآب ہائی کمشنر آف گیمبیا۔ عزت مآب ہائی کمشنر سیرالیون برائے گیمبیا۔

پہلے فرداً فرداً سب کا حضور سے تعارف کروایا گیا۔ حضور ہر ایک سے حسب حال سوال کرتے اور گفتگو فرماتے رہے۔ حضور نے فرمایا۔ اسلام محبت اور صلح کا مذہب ہے۔ افریقہ کے باشندے جو کسی نہ کسی رنگ میں ظلم و ستم کا شکار رہے ہیں محبت اور ہمدردی اور خدمت کے زیادہ سے زیادہ مستحق ہیں اور یہ محبت اور ہمدردی انہیں صرف اسلام کے ذریعے مل سکتی ہے۔

حضور نے فرمایا۔ اب وقت آگیا ہے کہ ان کے کھوئے ہوئے حقوق اور ماضی کے ظلم و تشدد کی تلافی ہو۔ ریورنڈ پروفیسر گلاسویل اور ریورنڈ پروفیسر گبسن Gibson جو فورا بے یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں خاص طور پر حضور کے ارشادات نہایت انہماک سے سنتے رہے اور بہت متاثر ہوئے۔ اور عرض کی حضور یونیورسٹی کے سٹاف اور سکالرز کو خطاب فرمائیں۔ تین دن تک بعد میں وہ بے حد اصرار اور کوشش سے محترم مولوی محمد صدیق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کو آمادہ کرتے رہے کہ کسی نہ کسی طرح یونیورسٹی کے لئے کوئی وقت نکالا جائے۔ لیکن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پروگرام پہلے ہی اتنا مصروف اور بھاری تھا کہ ان کے لئے وقت نکالنا ممکن نہ تھا۔ حضور نے فرمایا۔ جماعت احمدیہ سیرالیون میں اپنے خدمت کے دائرے کو وسیع تر کر دے گی۔

تقریباً دو گھنٹے تک یہ محفل علم و عرفان جاری رہی اور سیرالیون کے اہلِ علم، اہلِ اقتدار، اہلِ ثروت، غرضیکہ ہر طبقے کے لوگوں کو حضور کی نورانی شخصیت اور روح پرور گفتگو سے قریب سے بہرہ ور ہونے کا موقع ملا۔

مجلسِ عرفان

۷۰-۵-۶ حضور نے استقبالیہ سے واپس آکر مغرب و عشاء کی نمازیں لاج کے خوبصورت گھاس کے میدان میں جمع کر کے پڑھائیں۔ کھانے کے بعد رات گئے تک اپنے خدام کے درمیان تشریف فرما رہے۔ حضور نے گھانا کے احمدیوں کے ایمان افروز واقعات سنائے اور بتایا کہ گھانا کی جماعتیں احمدیت سے کس قدر والہانہ محبت رکھتی ہیں۔

اسی طرح نائیجیریا کے ایک عاشقِ زار کا ایمان افروز اور دلوں کو گرما دینے والا واقعہ بیان فرمایا کہ اس نے نائیجیریا کے حجاج کو کس طرح فرداً فرداً اور اجتماعی طور پر حضرت مہدی علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری پہنچائی۔ اور جب ایک پاکستانی دوست نے ان سے ملاقات کے لئے وقت مانگا تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس ملاقاتوں کے لئے وقت نہیں ہے۔ میں نے یہ خوشخبری ابھی بہت سے اہلِ نائیجیریا تک پہنچانی ہے۔ حضور نے فرمایا یہ لوگ اسلام اور احمدیت کے عاشق اور شیدائی ہیں۔ اور ان ممالک میں خصوصاً اس دورے کے بعد ایسی فضا پیدا ہو چکی ہے اور ذہنوں اور روحوں میں ایک ایسی بیداری اور تجسس پیدا ہوا ہے کہ اس کی اہمیت اور نزاکت کا احساس کرتے ہوئے پوری قوت کے ساتھ اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ (خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضور کی تشریف آوری پر ان ممالک میں ایک ہلچل مچ چکی ہے اور ایک زلزلہ سا آچکا ہے اور ذہن قبولِ حق کیلئے محیر العقول طور پر تیار ہو چکے ہیں۔ اب اس تبدیلی سے فائدہ اٹھانا ہمارا کام ہے۔ وباللہ التوفیق)

حضور کی صحت

حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب روزانہ حضور کا بلڈ پریشر دیکھتے ہیں حضور کا بلڈ پریشر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل نارمل اور تسلی بخش ہے۔ عام صحت بھی اچھی ہے۔ فرمایا جب پاکستان میں تھا تو بہت ضعف تھا۔ یہاں آکر اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت ٹھیک رہی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی صحت و عافیت کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کا حافظ و ناصر ہو اور حضور کا بابرکت سایہ ہمارے لئے اور ساری دکھی دنیا کیلئے لمبا کر دے۔ اور حضور کے ارادوں میں برکت ڈالے اور حضور کی مساعی کو مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔ اور حضور کے ہاتھ پر وہ وعدے پورے کرے جو ہمارے صادق الوعد خدا نے حضرت مہدی علیہ السلام سے فرمائے تھے۔ آمین

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سلمہٗ اور دیگر افرادِ قافلہ خیریت سے ہیں اور سلام اور درخواستِ دعا کرتے ہیں ✦

مجالس ماہ مئی کا چندہ جلد بھجوائیں

ماہ مئی کا آخری عشرہ شروع ہو چکا ہے لیکن ابھی تک متعدد مجالس خدام الاحمدیہ نے اس ماہ کا چندہ مرکز کو ارسال نہیں فرمایا لہذا تمام قائدین سے گزارش ہے کہ وہ جائزہ لیں اور اگر چندہ ارسال نہیں کیا تو فوری طور پر اس ماہ کے چندہ کی رقم مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو بھجوا دیں۔

مہتمم مال
خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل کا ظہور

۲۷ مئی — سلسلہ احمدیہ کا ایک تاریخی دن

نصر اللہ خاں ناصرؔ "شاہد" مربی سلسلہ احمدیہ مقیم نواب شاہ

۲۷ مئی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک اہم تاریخی دن ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت کے مطابق قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوا اور خلافت کے مقدس اور مبارک نظام کی داغ بیل پڑی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو تخم ریزی کا مقدس فرض سرانجام دے کر اپنے رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے۔ اب اس آسمانی پودے کی نشو و نما کے لئے منشاءِ الٰہی کے مطابق خلافت کا قیام مقدر تھا۔ جو تمکنتِ دین اور حالتِ خوف کے مبدل بہ امن کے لئے لابدی تھا۔ سو خدائی نوشتوں کے مطابق قادرِ مطلق کی تجلی ظاہر ہوئی جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسالہ "الوصیت" میں یوں ارشاد فرمائی تھی۔

"خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ ..... وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے زمین کو پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے ... اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے ...۔ ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھلاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض وہ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے ....

خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔"

(رسالہ الوصیت ص۵، ۶)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عظیم الشان "قدرتِ ثانیہ" کی تمثیل حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت سے دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا جب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔

(الوصیت ص۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ابوبکرؓ کو قدرتِ ثانیہ کا مظہر قرار دیا ہے اور نظامِ خلافت کو "دوسری قدرت" سے تعبیر فرمایا ہے۔ اب اسی "قدرتِ ثانیہ" یعنی نظامِ خلافت کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات (وفات کی خبر۔ ناقل) سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی"

(الوصیت ص۷)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اپنے بعد بعض اور وجودوں کی خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں"

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے"

(الوصیت ص۸)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان ارشادات سے حسب ذیل امور واضح ہیں۔

۱۔ غلبۂ دین کے لئے دو قدرتوں کا دکھلانا اللہ تعالیٰ کی سنت قدیم ہے۔

۲۔ دوسری قدرت سے مراد نظامِ خلافت ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ میں بھی قدرتِ ثانیہ (نظامِ خلافت) جاری فرمائے گا۔

۴۔ نظامِ خلافت دائمی ہوگا اور تا قیامت منقطع نہیں ہوگا۔

۵۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد آنے والے وجود دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔

نظامِ خلافت کا قیام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے مطابق آپ کی وفات کے بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جماعت نے بالاتفاق حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ کو مسیح موعودؑ کا جانشین اور خلیفہ منتخب کیا اور ساری جماعت ایک ہاتھ پر جمع ہو گئی۔ اور آپ کے ہاتھ پر اطاعت و اتحاد کا عہد باندھا ساری جماعت نے بلا استثناء حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی اطاعت قبول کی اور جماعت ایک جھنڈے تلے جمع ہو گئی اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری ہوئی کہ

"میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

(الوصیت ص۸)

قدرتِ ثانیہ کے ظہور کی پیشگوئی قیامِ خلافت کے ساتھ نہایت آب و تاب سے پوری ہوئی اور یہ نظام وحدتِ ملی۔ قومی یکجہتی باہمی اتحاد و اتفاق کے لئے سنگِ میل ثابت ہوا

غلبہ اسلام کا نظامِ خلافت سے وابستہ ہونا

آیتِ استخلاف نے اس روشن حقیقت کو واضح کیا ہے کہ اس بابرکت نظام سے دین کی مضبوطی اور غلبہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ خوف کی حالت کو امن سے بدل دے گا جس کے نتیجہ میں مومنوں کو روحانی سکینت اور قلبی اطمینان نصیب ہوگا اللہ تعالیٰ نے اس نعمتِ عظمیٰ کے ساتھ غلبۂ اسلام مقدر فرمایا ہے۔ باہمی اتحاد و اتفاق اطاعت و فدائیت اور پیہم سعی و عمل اس نعمت کا طرۂ امتیاز ہیں۔ جو قومی ترقی اور غلبہ حق کے لئے بنیادی حیثیت اور زبردست محرک کا کام دیتے ہیں۔ ماموریت کے مشن کی تکمیل غیر محدود زمانہ چاہتی ہے۔ جو خلافت کی نعمت سے وابستہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے مقدس فرض کی تکمیل اسی مبارک نظام سے وابستہ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ قدرتِ ثانیہ کے ظہور کی خبر دینے کے بعد فرمایا!

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا"۔

(الوصیت ص۱۱)

پھر فرمایا:۔

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا"

(الوصیت ص۱۱)

آج جماعت احمدیہ کا ہر پیر و جوان ہر چھوٹا اور بڑا اس بابرکت نظام کے باعث پُر امید ہے اور ہر ایک دل خدا کے حضور جذبہ حمد و شکر سے معمور ہے جس نے یہ عظیم الشان نعمتِ خلافت عطا فرمائی اور قدرتِ ثانیہ کا تیسرا مظہر بھی عطا فرمایا اور آج اس شمعِ خلافت کے گرد جاں نثار پروانے جمع ہیں اور اطاعت و فدائیت اور محبت و عقیدت کے نذرانے لئے اپنے مقدس امام کی آواز پر دیوانہ وار لبیک کہتے ہیں ہر صبح اسلام کی فتح کی نئی خوشخبری لاتی ہے اور ہر شام خوشی و مسرت کا پیغام دیتی ہے اللہ تعالیٰ ہمارے امام ہمام کا مقدس وجود تا دیر سلامت رکھے فتح و کامرانی آپ کے قدم چومے اور ہمیں آپ کے روحانی فیوض سے متمتع فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶/اپریل ۱۹۷۰ء تا ۱۵/مئی ۱۹۷۰ء

احباب ان تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے اور انہیں حسنات دارین سے نوازے۔ (خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد)

۱۔ چوہدری بشیر احمد صاحب جرٹ انوالہ	۲۵—۰۰
۲۔ " نذیر احمد صاحب "	۲۵—۰۰
۳۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر احسان علی صاحب لاہور	۲۵—۰۰
۴۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰—۰۰
۵۔ منیر احمد صاحب علی پور ضلع مظفر گڑھ	۶۰—۰۰
۶۔ راجہ علی محمد خان صاحب پی سی ایس ریٹائرڈ گلبرگ لاہور	۲۰—۰۰
۷۔ مرزا منیر بیگ صاحب C/o برلاس ڈرائی کلینرز راولپنڈی	۱۰—۰۰
۸۔ ڈاکٹر مسز شگفتہ صاحبہ ناظم آباد کراچی	۵۰—۰۰
۹۔ بشیر الدین احمد صاحب اٹک آئل کمپنی راولپنڈی	۵۱—۰۰
۱۰۔ مسز ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال بنوں	۱۰—۰۰
۱۱۔ رانا اللہ دین صاحب کوچہ احمدیہ خوشاب	۵۰—۰۰
۱۲۔ مسز زہرہ بیگم صاحبہ پرنسپل مریم صدیقہ انگلش ہائی سکول لطیف آباد۔ حیدر آباد	۴۸—۰۰
۱۳۔ عبد الرحیم خان صاحب محلہ ڈاہرانوالہ خوشاب	۲—۰۰
۱۴۔ سید ناصر ارتضیٰ علی صاحب کراچی	۹—۰۰
۱۵۔ بخت بھری صاحبہ والدہ عاشق صاحب پٹواری ساکن حویلی مجوکہ	۱۰—۰۰
۱۶۔ فواد احمد صاحب ولد میجر شفاعت احمد صاحب ماڈرن موٹرز پشاور	۲۰—۰۰
۱۷۔ چوہدری انعام اللہ صاحب اختر S.D.O. لائلپور	۱۰—۰۰
۱۸۔ بریگیڈیر آئی۔اے شمیم صاحب	۵۰—۰۰
۱۹۔ چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی	۵۰—۰۰
۲۰۔ حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی ربوہ	۱۰—۰۰
۲۱۔ انوار رسول شیخ صاحب ربوہ	۲۵—۰۰
۲۲۔ ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی ربوہ	۱۰—۰۰
۲۳۔ خواجہ حفیظ احمد صاحب ملز مینیجر لارنس پور ضلع کیمبلپور	۲۵—۰۰
۲۴۔ بذریعہ ضیاء الدین حمید صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ	۴۸—۰۰
۲۵۔ سلمیٰ باجوہ صاحبہ سٹیلائٹ سٹریٹ گوجرانوالہ	۱۵—۰۰
۲۶۔ رفیق احمد صاحب لاہور	۱۰—۰۰
۲۷۔ ایس ایم خورشید صاحب C/o صدر لجنہ حلقہ کیر لفٹ ریلوے کوارٹرز ملتان چھاؤنی	۱۵—۰۰
۲۸۔ بیگم محمود نواز صاحب شاہنواز لمیٹڈ کراچی	۴۰—۰۰
۲۹۔ فرخندہ اختر صاحبہ C/o چوہدری محمد سعید صاحب حیدر آباد	۲۱—۰۰
۳۰۔ مقصود احمد صاحب فیڈرل ایریا کراچی	۱۰—۰۰
۳۱۔ بیگم مبارک ملک صاحبہ پشاور روڈ راولپنڈی	۱۰۰—۰۰
۳۲۔ صفیہ سلطانہ صاحبہ	۱۰—۰۰
۳۳۔ فقیر محمد صاحب سٹور کیپر سکرود	۱۰—۰۰
۳۴۔ امۃ الجلیل صاحبہ دختر چوہدری محمد طفیل صاحب	۱۰—۰۰
۳۵۔ مسز اعجاز صاحبہ سرگودھا	۱۰—۰۰
۳۶۔ مرزا غلیل احمد صاحب سمن آباد لاہور	۱۰—۰۰
۳۷۔ بیگم مرزا غلیل احمد صاحب " "	۱۰—۰۰
۳۸۔ سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ نیلہ گنبد لاہور	۲۷—۰۰
۳۹۔ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب بیداد پور	۱۱—۰۰

(باقی)

الدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان ہے الدال علی الخیر کفاعلہٖ۔ کام کرنے کی تحریک کرنے والا بھی ویسے ہی ثواب کا مستحق ہوتا ہے جیسے کہ کام کرنے والا۔ اس حدیث کی روشنی میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"تحریکِ جدید کا جو کارکن اپنا چندہ ادا کرنے کے علاوہ دس آدمیوں سے چندہ وصول کر کے بھجواتا ہے اسے اُن دس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے اور جو بیس آدمیوں سے چندہ وصول کر کے بھجواتا ہے اُسے ان بیس آدمیوں کا ثواب ملتا ہے۔"

پس جماعت کے عہدیدارانِ کرام تحریکِ جدید کے مالی جہاد کے بارے میں بروقت تحریص و ترغیب کا فرض ادا کر کے دوہرے ثواب کے مستحق بنیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

دیہاتی مجالس خدام الاحمدیہ یکم احسان سے ۷/احسان تک ہفتہ وصولی منائیں

تمام دیہاتی مجالس کو اس سے قبل بذریعہ سرکلر اطلاع دی جا چکی ہے کہ وہ یکم احسان سے ۷/احسان مطابق یکم جون سے ۷/جون تک ہفتہ وصولی منائیں۔ اِس وقت تک گندم تقریباً برداشت ہو چکی ہے اور وصولی کا بہترین موقع ہے۔

تمام قائدین سے درخواست ہے کہ اس ہفتہ کو اپنے اپنے طور پر کامیاب بنانے کی کوشش فرمائیں۔ اور ہفتہ کے آخر پر تمام وصول شدہ رقوم اور اپنی رپورٹ مہتمم مال کو بھجوا دیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدینِ اضلاع متوجّہ ہوں

کیا آپ نے کبھی اپنی مجالس کا جائزہ لیا ہے کہ کتنے خدام

۱۔ قرآنِ کریم ناظرہ جانتے ہیں؟ اور جو نہیں جانتے ان کو سکھانے کا بندوبست کیا ہے؟

۲۔ قرآنِ کریم باترجمہ جانتے ہیں اور قرآن کریم باترجمہ پڑھانے کا انتظام ہے۔

اگر مندرجہ بالا باتوں کا آپ نے ابھی تک جائزہ نہیں لیا تو جلد جائزہ لیں اور صحیح کوائف مرکز کو بھی بھجوائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ سلمہ بی بی ایک سال سے ٹی۔ بی سے مریض ہیں آجکل میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ ہر قسم کے علاج کے باوجود آرام کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی حالت نہایت تشویشناک ہے۔ مجھے اور بھی کئی قسم کی پریشانیاں ہیں۔

احبابِ جماعت و بزرگانِ سلسلہ سے مریضہ کی جلد کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے۔ آمین۔

رانا نصر اللہ خان ابن محمد اخلاص خان صاحب
(چک نمبر ۱۰۹ نرائن گڑھ ضلع لائلپور)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا اسے نوٹ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۰۰۳۵

میں محمد مطیع الرحمٰن ولد زین العابدین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال بیعت سنہ ۱۹۵۹ء ساکن ڈھاکہ ضلع ڈھاکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- محمد مطیع الرحمٰن
75, Bonogram Road
Dacca-1- East Pak

گواہ شد :- ابو احمد غلام انبیاء
4-Bakshi Bazar
Road Dacca
East-Pak

گواہ شد :- سید اعجاز احمد مربی سلسلہ احمدیہ

مسل نمبر ۲۰۰۳۶

میں ابو احمد غلام انبیاء ولد فضل کریم صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھاکہ ضلع ڈھاکہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک مکان واقع دیناج پور مشترکہ والدہ اور بہن کل مالیتی -/۱۰۰۰ روپے ۱/۳

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۸۲ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- ابو احمد غلام انبیاء
4, Bakhi Bazar
Road, Dacca-1.
East Pak

گواہ شد :- سید اعجاز احمد مربی سلسلہ احمدیہ

گواہ شد :- مطیع الرحمٰن
75, Bonagram Road
Dacca-1-East Pak.

مسل نمبر ۲۰۰۳۷

میں چوہدری محمود احمد ولد چوہدری شاہ دین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور۔ ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۳-۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ رہائشی پلاٹ واقع لاہور مالیتی -/۱۰۰۰ روپے
۲۔ پختہ مکان واقع ۲۱۹ گنڈا سنگھ والا ۴۰۰۰ روپے
۳۔ زرعی زمین " " " -/۸۰۰۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- محمود احمد چوہدری مکان نمبر ۹ گلی نمبر ۱/۵ گنج مغلپورہ۔ لاہور

گواہ شد :- غلام رسول صدر جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد :- منور احمد جاوید۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ ضلع لاہور

مسل نمبر ۲۰۰۳۸

میں فرخ دلدار زوجہ میجر دلدار احمد صاحب قوم پڑھار جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اورحمہ ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۰/۲/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر وصول شدہ -/۲۰۰۰ روپے
(۲) زیور طلائی وزنی ۳۰ تولے مالیتی -/۳۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ فرخ دلدار زوجہ میجر دلدار احمد صاحب

گواہ شد :- میجر دلدار احمد خاوند موصیہ۔ آرڈیننس ڈائریکٹریٹ جی ایچ۔ کیو۔ راولپنڈی۔

گواہ شد :- عبد القادر صدر حلقہ اردو منزل راولپنڈی

مسل نمبر ۲۰۰۳۹

میں میاں اقبال احمد ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ولد میاں عنایت محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ وکالت عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن راجن پور شہر ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۰/۲/۱۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد :- میاں اقبال احمد ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان۔

گواہ شد :- میاں مقبول احمد ایڈووکیٹ راجن پور ڈیرہ غازیخاں۔

گواہ شد :- چوہدری صداقت علی راجن پور ڈیرہ غازیخاں۔

مسل نمبر ۲۰۰۴۰

میں چوہدری صداقت علی ولد چوہدری برکت علی صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۰/۲/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد :- چوہدری صداقت علی راجن پور۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں۔ گواہ شد :- چوہدری افتخار احمد راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں
گواہ شد :- میاں اقبال احمد ایڈووکیٹ صدر جماعت راجن پور

انسان کیلئے ضروری ہے کہ وہ قربِ الٰہی کے حصول کیلئے ہمیشہ زیادہ سے زیادہ کوشش کرتا رہے

اگر لوگ اس سبق کو یاد رکھیں تو ان کی روحانیت کبھی مُردہ نہ ہو اور شیطان ان پر غلبہ نہ پائے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"لوگ اس قسم کی سطحی بحثوں میں پڑ جاتے ہیں کہ ایک نبی نے یہ کیوں دعا کی کہ الٰہی مجھے صالحین میں شامل کر۔ وہ یہ نہیں سمجھتے کہ سارے صلحاء آخر ایک جگہ پر تو نہیں ہیں جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پہنچے وہاں حضرت ابوہریرہؓ نہیں پہنچے۔ اور جہاں حضرت ابوہریرہؓ پہنچے وہاں آجکل کے مسلمان نہیں پہنچے۔ پس اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ تمہیں ہر وقت یہ دعا مانگنی چاہیئے کہ تمہیں سارے صالحین کی مصاحبت حاصل ہو۔ پہلے ایک صالح کی مصاحبت حاصل ہو تو تمہارے دل میں دوسرے صالح سے ملنے کی خواہش پیدا ہو جائے۔ دوسرے صالح سے ملو تو تیسرے صالح کے مقام تک پہنچنے کی خواہش پیدا ہو جائے۔ تیسرے صالح کے مقام تک پہنچو تو چوتھے صالح کے مقام تک پہنچنے کی خواہش پیدا ہو جائے۔ اور یہ خواہش اسی طرح بڑھتی چلی جائے یہاں تک کہ تم رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں تک پہنچ جاؤ جو تمام صالحین میں سے سب سے بلند اور سب سے بالا اور سب سے ارفع مقام پر فائز ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات کو ہم دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کے اندر بھی یہی رنگ پایا جاتا تھا اور آپؐ بھی خدا تعالےٰ کے قرب کے غیر متناہی مراتب کے حصول کے لئے ہمیشہ اپنے قدم کو تیز رکھتے تھے۔ آجکل بعض نادان ایسے ہیں کہ دو چار دن کی نمازوں کے بعد ہی یہ خیال کرنے لگ جاتے ہیں کہ انہوں نے قرب کے انتہائی مقامات کو طے کر لیا ہے۔ وہ خدا کو ایک چھوٹی سی چیز سمجھ لیتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ انہوں نے اسکو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کی ہستی ایسی عظیم الشان ہے کہ بڑے سے بڑے انبیاء بھی اس کے قرب میں جس قدر بڑھ جائیں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے قرب کے سب مقامات کو طے کر لیا ہے بلکہ وہ جتنا زیادہ اس کے قرب میں بڑھتے ہیں اتنا ہی وہ خدا تعالےٰ کے فضلوں میں اور اس کی طاقتوں میں اور اس کی قدرتوں میں وسعت پاتے ہیں اور وہ یہی سمجھتے ہیں کہ ان کے لئے قرب کا ابھی ایک غیر متناہی میدان پڑا ہے جس کو انہوں نے طے کرنا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ آپؐ بڑھاپے کی حالت میں اللہ تعالےٰ کے حضور اس قدر گریہ وزاری کرتے اس قدر گڑگڑاتے اور اس قدر تضرع اور عاجزی سے دعائیں کرتے کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کے حضور عبادت میں کھڑے کھڑے آپؐ کے پاؤں سوج جاتے۔ یہ دیکھ کر آپؐ کی بیویوں کے دلوں میں رحم پیدا ہوتا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس قدر مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں۔ آخر ایک دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہہ ہی دی کہ یا رسول اللہ! جب آپؐ کے اگلے پچھلے سب گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر چکا ہے تو آپؐ اس قدر عبادت کیوں کرتے ہیں اور کیوں اتنی مشقت برداشت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا۔ تم کہتی ہو کہ خدا نے مجھ پر یہ فضل کیا کہ میرے اگلے پچھلے سب گناہوں کو معاف کر دیا اور جب حالت یہ ہے تو کیا میرا فرض نہیں کہ میں خدا تعالےٰ کے اس فضل کا شکریہ ادا کروں اور اس وجہ سے کہ اسنے مجھ پر یہ انعام کیا ہے میں اَور دوسروں سے بھی زیادہ عبادت بجا لاؤں۔ جب اسنے مجھ پر اتنے بڑے فضل کئے ہیں تو مجھے دوسروں سے زیادہ شکریہ بھی تو ادا کرنا چاہیئے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی خدا تعالےٰ کے قرب کے حصول کے لئے ہمیشہ زیادہ سے زیادہ جد وجہد کرتے رہے۔ اور یہی سبق ہے جو دعا کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں دیا ہے۔ اگر لوگ اس سبق کو یاد رکھیں تو ان کی روحانیت کبھی مُردہ نہ ہو اور شیطان ان پر کبھی تسلط اور غلبہ نہ پائے۔"

تفسیر کبیر سورۃ الشعراء
صفحہ ۲۷۶، ۲۷۷

اپنی جماعت کو نصیحت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب نزول المسیح میں فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے ...... اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ ....."

مجلس انصار اللہ نے حضورؑ کی کتب کے مطالعہ کے لئے سہ ماہی امتحان کا ایک پروگرام تجویز کیا ہے۔ تمام انصار سے گزارش ہے کہ وہ مندرجہ بالا ارشاد کی روشنی میں حضورؑ کی کتب کا غور سے مطالعہ کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس امتحان میں شریک ہوں۔ سہ ماہی دوم کا امتحان ۱۲ احسان (جون) برائے ربوہ اور ۱۴ احسان برائے بیرونجات منعقد ہوگا۔ نصاب یہ ہے:۔

(۱) فتح اسلام (۲) آیت استخلاف کا ترجمہ اور مختصر تشریح۔

نوٹ:۔ کتاب فتح اسلام الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے ۸ آنے میں مل سکتی ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

"چاروں طرف سے انعام! انعام! کی آوازیں آرہی ہیں"

(حضرت المصلح الموعودؓ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"تمہاری قربانیاں اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ تمہیں تحریکِ جدید۔ خدام الاحمدیہ۔ وکل انجمن احمدیہ سب بلائیں گی اور تمہارے دل میں شاید یہ خیال پیدا ہو کر ہر طرف سے یہ آواز آرہی ہے قربانی! قربانی!! قربانی!!! لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ اس سے زیادہ بلند آوازیں چاروں طرف سے انعام! انعام!! انعام!!! کی آوازیں آرہی ہیں اور وہ انعام تمہیں ملنے والا ہے۔"

اس ارشاد کی روشنی میں صاف ظاہر ہے کہ ان بابرکت ایام میں بحیثیت عہدیدار خدمت کی توفیق پانا انتہائی خوش بختی ہے۔ لہٰذا زعماء کرام مجالس انصار اللہ سے امید کی جاتی ہے کہ جہاں وہ امنگ اور جذبہ کے ساتھ انصار اللہ کے سالانہ لائحہ عمل پر عمل پیرا ہونے کی سعی فرمائیں گے وہاں باقاعدگی سے رپورٹ کی شکل میں مرکز کو بھی اس کارگزاری سے آگاہ رکھ کر عند اللہ ماجور ہوں گے تا کہ رفتارِ ترقی کا اندازہ ہوتا رہے۔

نائب قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

پتہ مطلوب ہے:۔ سابق فوجی نصر اللہ خاں صاحب Physio Therapist جو پہلے لاہور میں رہتے تھے نظارت کو ان کا پتہ درکار ہے وہ جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو نظارت امور عامہ کو مطلع فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲